اسلام

میں عورت کا مقام

20-July-2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو 100 مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۷۲۳۵)

اُن پر دُرود جن کو کَسِ بے کَساں کہیں اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے

مُختصر وضاحت: ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بے حد دُرُود و سلام ہوں جو بے سہاروں کا سہارا ہیں اور انہیں ہر بے خبر کی بھی خبر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس

www.dawateislami.net

کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا، ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا، ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا، ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام محض چند عقائد و فرائض کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ اسلام تو انسان کو زندگی گزارنے کے سنہری اُصول سکھاتا اور انہیں ظُلمت کدوں (یعنی اندھیریوں اور تاریکیوں) سے نکال کر علم کی روشنی سے چمکاتا ہے، انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں کہ جہاں اسلام رہنمائی نہ فرماتا ہو، اسلام نے جہاں ایک دوسرے کے حقوق (Rights) بیان فرمائے، وہیں اسلام سے قبل معاشرے کے ظلم و ستم کی چکی میں پِسی ہوئی عورت کو ظُلم و سِتم کی دلدل سے نکال کر اسے وہ تمام جائز حقوق دلائے، جن سے وہ محروم رکھی جاتی تھی، الغرض اسلام نے عورتوں کو عزّت کا تاج پہنا کر انہیں معاشرے (Society) میں وہ حقیقی مقام دیا، جس کا تصوّر بھی اسلام سے پہلے یعنی زمانۂ جاہلیت میں

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

عورت کے وہم و گمان میں نہ تھا، چنانچہ

دریا کو جاری کر دیا فاروقِ اعظم نے

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه اپنے رسالے "کراماتِ فاروقِ اعظم" میں ایک حکایت نَقل فرماتے ہیں: جب مِصر فتح ہوا تو ایک روز اہلِ مِصر نے حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ سے عرض کی: اے امیر! ہمارے دریائے نیل کی ایک رَسم ہے جب تک اُس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا۔ انہوں نے اِستِفسار فرمایا (یعنی سوال کیا): کیا؟ کہا: ہم ایک کنواری لڑکی کو اُس کے والِدَین سے لے کر عُمدہ لباس اور نفیس زیور (Jewellery) سے سجا کر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے فرمایا: اسلام میں ہر گز ایسا نہیں ہو سکتا اور اسلام پُرانی واہیات رَسموں کو مٹاتا ہے۔ پس وہ رَسم موقوف رکھی (یعنی روک دی) گئی اور دریا کی روانی کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے وہاں سے چلے جانے کا قَصد (یعنی ارادہ) کیا، یہ دیکھ کر حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے امیرُ الْمُؤمِنِین خلیفۂ ثانی حضرت سیِّدُنا عُمَر بن خَطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے جواب میں تحریر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے۔ میرے اس خط (Letter) میں ایک رُقعہ ہے اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔

حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کے پاس جب امیرُ الْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ کا خط پہنچا اور اُنہوں نے وہ رُقعہ اس خط میں سے نکالا تو اُس میں لکھا تھا: (اے دریائے نیل!) اگر تُو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ تَعَالٰی نے جاری فرمایا تو میں واحِد و قہّار عَزَّوَجَلَّ سے عرض گزار ہوں کہ تجھے جاری فرما دے۔" حضرت سیِّدُنا عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ نے یہ رُقعہ دریائے نیل میں ڈالا، ایک رات

www.dawateislami.net

میں 16 گز پانی بڑھ گیا اور یہ رَسْم مِصْر سے بالکل ختم ہو گئی۔ (کرمات فاروق اعظم، ص ۱۵، العظمہ لامام اصبہانی ،ص ۳۱۸، رقم ۹۴۰، ملخصًا)

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلَٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سردار کا عالَم کیا ہو گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا کہ امیرُالمومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکمرانی کا پرچم دریاؤں کے پانی پر بھی لہراتا تھا اور دریاؤں کی رَوانی بھی آپ کی نافرمانی نہیں کرتی تھی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وجودِ کائنات میں اسلامی تعلیمات کا نور پھیلنے سے پہلے بہت سی عجیب و غریب غیر شرعی رسومات و خُرافات نے مُعاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا، مثلاً جب دریائے نیل خشک ہونے لگتا تو اہلِ مصر نے اس کا یہ دل خراش حل نکالا کہ وہ لوگ ہر سال ایک بے گناہ نوجوان لڑکی کو زیورات سے آراستہ کرکے اُسے دریا کی بھینٹ چڑھاتے یعنی دریا میں ڈال دیا کرتے اور یہ باطل خیال قائم کرلیتے کہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے ورنہ یہ خشک (Dry) ہوجائے گا، **مگر قربان جایئے!** نگاہِ نُبُوّت سے فیض یافتہ، بارگاہِ رِسالت کے تعلیم و تربِیت یافتہ امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کہ جب آپ کو ان کی اس جاہلانہ رسم کا علم ہوا تو عورتوں کے حقوق کے اس علمبردار اور اسلام کے شیدائی کی غیرتِ ایمانی کو جوش آیا اور آپ نے اپنے اختیارات (Authority) کا استعمال کرتے ہوئے اَہْلِ مِصْر کی خلافِ اسلام اس شرمناک رَسْم کا سختی سے نوٹس لیا اور اسے فوری بند کرواکر عورتوں کا وقار بلند کیا اور انہیں ان کا حقیقی مقام دلوانے میں وہ شاندار کردار ادا کیا کہ خود انسانیت کو بھی آپ پر فخر رہے گا۔

بہرحال یہ تو وہ دور تھا کہ جب اسلام جلوہ گر ہوچکا تھا، اگر ہم اسلام سے قبل یعنی زمانۂ جاہلیت

www.dawateislami.net

میں عورتوں کی حیثیت (Status) کا جائزہ لیں تو ہم پر یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ ان پر ڈھائے جانے والے مَظالم اپنی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔ اسلام سے پہلے عورت کو کیسی کیسی دل سوز مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، آیئے اس بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا، دنیا میں عورتوں کی کوئی عزّت و اہمیت ہی نہیں تھی، مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک "کھلونا" تھیں۔ عورتیں دن رات مردوں کی مختلف قسم کی خدمت کرتی تھیں یہاں تک کہ محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں، وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں مگر ظالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی قدر نہیں کرتے تھے بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے پیٹتے تھے، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ناک وغیرہ اَعْضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی تو قتل بھی کر ڈالتے تھے۔

باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جائیداد اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے، اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لونڈیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ ظالمانہ دستور تھا کہ بیوہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے تنگ و تاریک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا، وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں، کھانا پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ بہت سی عورتیں تو گُھٹ گُھٹ کر مر جاتی تھیں اور جو زندہ بچ جاتی تھیں تو ایک سال کے بعد ان کے دامن

میں اُونٹ کی مینگنیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور (Force) کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو رگڑیں پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور اِدھر اُدھر اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدّت ختم ہوگئی ہے۔ اسی طرح دوسری خراب رسمیں بھی تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اپنی زندگی کے دن گزارتی تھیں۔ سالہا سال تک یہ ظلم و ستم کی ماری دکھیاری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لاچاری پر روتی بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے زخموں پر مَرہم رکھنے والا اور ان کے آنسوؤں کو پُونچھنے والا دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا نہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دُکھ درد کی فریاد سننے والا تھا نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔

عورت اسلام کے بعد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے عورتوں پر ہونے والے ظُلم و سِتم کو روکنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسلامی احکامات دے کر بھیجا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے ساری دنیا میں انوکھا انقلاب برپا ہوا اور لاچار عورتوں کے بھی دکھ درد دُور ہوگئے۔ جب ہمارے آقا، دُکھوں کے ملجاء و ماویٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے **"دِینِ اسلام"** لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا۔ اسلام کی بدولت ظالم مردوں کے ظلم و ستم سے کُچلی اور روندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند و بالا ہوا کہ عبادات و معاملات بلکہ زندگی (Life) اور موت کے ہر مرحلے اور ہر موڑ پر عورتوں کو باوقار مقام حاصل ہوا، مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہوگئے، ان کے حقوق کی

حفاظت کیلئے احکامِ خداوندی نازل ہوئے۔ عورتوں کو مالکانہ حقُوق حاصل ہوگئے، عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہر کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ الغرض وہ عورتیں جو مردوں کی جوتیوں سے زیادہ ذلیل وخوار اور انتہائی مجبور ولاچار تھیں، وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں چنانچہ قرآنِ کریم نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا:

خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ (پ: ۲۱، روم: ۲۱)	ترجمۂ کنز الایمان: تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ اُن سے آرام پاؤاور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔

اب کوئی مرد نہ عورتوں کو مارپیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے اور نہ کوئی ان کے مال واسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد پر مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے لازم ہیں۔ (جنتی زیور، ص ۳۹-۴۲ ملخصاً بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے کہ جس نے دنیا میں پہلی بار سسکتی بلکتی اس مظلوم ہستی کے آنسوؤں کو اپنے دامنِ کرم میں جذب کیا، اس کے زخموں پر شفقت ومحبت کا مرہم رکھا، اسے ظلم وستم کی چکی میں پستا چھوڑنے کے بجائے معاشرے کا عزت دار فرد بنایا، الغرض اسلام نے عورت پر ڈھائے جانے والے مظالم کا باب (Gate) ہمیشہ کے لئے بند کردیا اور اسے وہ تمام جائز حقوق دلوائے کہ جس کی یہ حقدار تھی، بِلا شبہ عورتوں پر اسلام کا یہ وہ عظیمُ الشّان احسان ہے کہ تاقیامت جس پر انسانیت کو بھی فخر رہے گا۔

یاد رہے! عورت اپنی زندگی میں مختلف مراحل سے گزرتی ہے مثلاً کبھی بیٹی کے رُوپ میں، تو کبھی

www.dawateislami.net

بہن کے رُوپ میں، کبھی بیوی کے رُوپ میں اور کبھی ماں کے رُوپ میں نظر آتی ہے۔ عورت چاہے کسی بھی رُوپ میں ہو، جب بھی اس کے ساتھ کوئی ناانصافی ہوئی تو اسلام نے اس کے جذبات واحساسات کو ذرّہ برابر بھی ٹھیس نہ پہنچنے دی بلکہ اسے ظلم وجبر کے بھنور سے نکال کر ایک نئی زندگی بخشی، خصوصاً اسلام سے قبل بیٹیوں کے معاملے میں برسوں سے جاری ظالمانہ ووحشیانہ رسومات وخرافات کا باب بند کرنے اور معاشرے کے اندر انہیں ایک منفرد مقام دلوانے میں دینِ اسلام کا کردار لائقِ تحسین ہے۔ آیئے! اسلام سے قبل ان نَنّھی کلیوں کے ساتھ ہونے والے اذیت ناک سلوک کی درد بھری داستان سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

اسلام سے قبل بیٹی کی حیثیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے لڑکیوں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سُلوک ہوتا تو کہیں پیدا ہوتے ہی انہیں زمین میں زِندہ ہی دَفن کر دیا جاتا کیونکہ اس ظالم معاشرے میں بیٹی کی پیدائش کو باعثِ شرمندگی سمجھا جاتا تھا، بسا اوقات کسی شخص کو معلوم ہوتا کہ اس کے یہاں بیٹی کی وِلادت (Birth) ہوئی ہے تو وہ کئی دِنوں تک لوگوں کے سامنے نہ آتا اور غور کرتا کہ وہ اس معاملے میں کیا کرے؟ آیا ذِلّت برداشت کرکے بیٹی کی پَرْوَرِش کرے یا شرمندگی سے بچنے کے لیے اپنی بیٹی کو زِنْدَہ زمین میں دفن کردے۔ جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 58 اور 59 میں ارشاد ہوتا ہے:

www.dawateislami.net

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا۔ ارے بہت ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

لیکن اس پتھر دل مُعاشَرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود تھے کہ جو بچیوں کی بے کسی پر خون کے آنسو بہاتے اور جہاں تک ممکن ہوتا بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچانے کی کوششیں کرتے، مثلاً امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے چچازاد بھائی اور حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والد زید بن عَمْرو بن نُفَیل کو جب پتہ چلتا کہ فُلاں کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور وہ اس کو زندہ دفن کرنا چاہتا ہے تو دوڑ کر اس کے پاس جاتے اور اس بچی کی پرورش اور اس کی شادی وغیرہ کے اخراجات (Expenses) کی ذِمّہ داری اُٹھاتے اور اس طرح اس ننھی کلی کو کھلنے سے پہلے مسل دیئے جانے سے بچالیتے۔

حضرت سَیِّدُنا صَعْصَعہ بن ناجیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی معمول تھا، چنانچہ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نے زمانۂ جاہلیت میں 360 بچیوں کو زندہ دفن ہونے سے بچایا اور ہر ایک کے بدلے دو دو (2،2) دس (10) ماہ والی حاملہ اُونٹنیاں اور ایک ایک اُونٹ بطورِ فدیہ ان کے باپوں کو دیا، کیا مجھے اس عمل کا کوئی اجر ملے گا؟ تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس عمل کا اجر تو تمہیں مل گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق

www.dawateislami.net

مرحمت فرمائی اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کردیا۔(معجم کبیر، ۸/۷۷، حدیث: ۷۴۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اسلام سے پہلے ان بھولی بھالی، نازک کلیوں کو کس قدر دردناک انداز میں کچلا گیا، ان پر زمین تنگ کردی گئی، ان سے جینے کا حق چھینا گیا اور ان پتھر دل باپوں نے ان پھول جیسی بیٹیوں کو زمانے کی ملامت کے ڈر سے اپنے ہی ہاتھوں ہلاکت کی وادیوں میں دھکیلنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی، الغرض دورِ جاہلیت میں بیٹیاں خاندان کی عزّت نہیں بلکہ نحوست کی علامت سمجھی جاتی تھیں۔ افسوس کہ اس ترقی یافتہ دور میں بھی زمانۂ جاہلیت کی یادیں تازہ کرنے والوں کی کمی نہیں، آج بھی بعض نادان مسلمان ایسے ہیں جو بیٹیوں سے محبت کرنے اور ان پر شفقت و مہربانی کا ہاتھ رکھنے کے بجائے بیٹی کے وجود سے نفرت کرتے ہیں، اس بیچاری کو پیدائش سے قبل ماں کے پیٹ میں ہی مروا دیا جاتا ہے جبکہ دنیا میں آنے والی بعض بچیوں کو ماؤں سمیت موت کی نیند سُلادیا جاتا ہے یا اس بچی کو کچرا کونڈی میں پھینک دیا جاتا ہے، جہاں وہ ننھی سی بچی کُتّے بلیوں اور چیل کوّوں کی خوراک بن جاتی ہے یا پھر انہیں مختلف فلاحی و سماجی اداروں کے حوالے کردیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب علمِ دِین سے دُوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم اسلامی تعلیمات کا جائزہ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اسلام نے بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی بدسُلوکی اور ظلم و زیادتی سے منع فرمایا اور رحمتِ عالم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کی پرورش کرنے اور ان سے حُسنِ سُلوک سے پیش آنے پر جنت میں داخلے کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ آیئے! اس کے متعلق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

اسلام میں بیٹیوں کا مقام و مرتبہ

(1) ارشاد فرمایا: جس شخص کی بیٹی ہو تو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اُسے ذلیل نہ سمجھے اور اپنے بیٹے کو

www.dawateislami.net

اس پر ترجیح نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل کرے گا۔(ابوداو، ۴/۴۳۵،حدیث ۵۱۴۶)

(2) ارشاد فرمایا: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔(فردوس الاخبار، ۲/۴۱۵،حدیث:۷۵۵۶)

(3) ارشاد فرمایا: جو شخص 3 بیٹیوں یا بہنوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو ادب سکھائے اور ان سے مہربانی کا برتاؤ کرے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بے نیاز کردے (مثلاً ان کا نکاح ہوجائے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنّت واجب فرمادیتا ہے۔ یہ ارشادِ نبوی سن کر ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی، یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اگر کوئی شخص 2 لڑکیوں کی پرورش کرے؟ تو ارشاد فرمایا: اس کے لئے بھی یہی اَجر و ثواب ہے۔(راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ اگر لوگ ایک (بیٹی) کا ذکر کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے بارے میں بھی یہی فرماتے۔(شرح السنه، کتاب البر والصلة، باب ثواب کافل الیتیم، ۶/۴۵۲، الحدیث: ۳۳۵۱)

(4) ارشاد فرمایا: جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک کمزور جان ہے، جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے، جو شخص اس کمزور جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا اس کے شاملِ حال رہے گی۔(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الاولاد، ۸/۲۸۵، حدیث: ۱۳۴۸۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف اپنے اِرشادات سے بیٹی کے حقیقی مقام کو اُجاگر فرمایا ہے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کردار سے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے کہ ایک عقلمند باپ کو اپنی بیٹی کے ساتھ کس طرح کا سُلوک

www.dawateislami.net

کرنا چاہئے۔ آیئے !بطورِ ترغیب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنی پیاری اور لاڈلی شہزادی، شہزادیِ کونین سَیِّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر شفقت و مہربانی کی ایک ایمان افروز جھلک ملاحظہ کیجئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے چنانچہ

حضرت سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا جب محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضِر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کھڑے ہو جاتے اور اُن کا ہاتھ پکڑ کر اُسے بوسہ دیتے، پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔(ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ۴/۴۵۴ حدیث:۵۲۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ بیٹیوں پر شفقت و مہربانی کرنا اور انہیں خوش رکھنا حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری پیاری سنتِ مبارکہ ہے، لہٰذا والدین کو چاہئے کہ وہ بیٹیوں کی پیدائش پر غمگین ہونے، انہیں اپنے لئے باعثِ شرمندگی سمجھنے، دل چھوٹا کرنے یا خاندان والوں کے طعنوں کی پروا کرنے کے بجائے ان سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں، ان کی جائز خواہشات کا احترام (Respect) کریں، حتی الامکان انہیں خوش رکھنے کی کوشش کریں، خلوصِ دل کے ساتھ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کر کے اس کے نتیجے میں ملنے والے ثوابِ آخرت کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیٹیوں کی اہمیت اُجاگر کرنے اور ان کے حقوق کی بجا آوری کا ذہن دینے کیلئے دعوتِ اسلامی اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مَدَنی قافلے میں سفر کرنا"** بھی ہے۔ مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے جہاں **خود علمِ دین** سیکھنے کا بہترین موقع ملتا ہے وُہیں، مُعاشرے کے ایسے افراد تک **"نیکی کی دعوت"** پہنچانے کی بھی سعادت حاصل ہوتی ہے، جو **علمِ دین سے دُوری** اور **جہالت** کی وجہ سے گناہوں کے دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں، جو دِینِ اسلام کی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے **عورتوں کے حقوق** کو پامال کررہے ہیں، مدنی قافلوں کا مقصد **بے نمازیوں کو نماز** کی دعوت دے کر ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور مسجد میں حاضری کے لیے لانے کی کوشش کرنا ہے، مدنی قافلوں کا ایک مقصد مساجد کی آبادکاری بھی ہے اور مساجد کو آباد کرنے والوں سے متعلق حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔(معجم اوسط، ۵۸/۲، رقم: ۲۵۰۲) آیئے! مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت پانے کے لیے بطورِ ترغیب مَدَنی قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں چنانچہ

دل کا درد دُور ہو گیا

پکا قلعہ زمزم نگر حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے: اچانک میرے دل میں درد ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو بابُ المدینہ کراچی آکر جِناح اَسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، درد کی بے شمار دوائیں استِعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخرِ کار ایک اسلامی بھائی کی اِنفرادی کوشِش کے نتیجے میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔ مَدَنی

www.dawateislami.net

قافِلے میں کسی قسم کی دوا استِعمال کی نہ ہی کسی چیز سے پرہیز کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے مرض کو دُور کردیا۔

ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دل میں گر دَرْد ہو ڈر سے رُخ زَرْد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں ماں کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت ماں کے روپ میں وہ عظیم ہستی ہے کہ جس کا وجود باعثِ برکت ہے، جو گھر کی زینت ہے، گھر کا سکون جس کے دَم سے قائم رہتا ہے، جسے محبت کیساتھ دیکھنے سے **حجِ مقبول کا ثواب** ملتا ہے، جس کی خدمت رِضائے الٰہی کا سبب ہے اور جس کے بغیر گھر اُجڑا ہوا چمن لگتا ہے، اسی کی گود سے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن جیسی جلیلُ القدر ہستیوں نے جنم لیا، ماں کے احسانات کی کوئی حد نہیں، ماں تکلیفوں پر صبر کرتی ہے، ماں اولاد کی خواہشات کی خاطر اپنی خواہشات کو قربان کردیتی ہے، ماں اولاد کی ولادت، دودھ پلانے، اس کی تربیت اور راتوں کو جاگنے کی تکلیفیں اٹھاتی ہے۔ ماں بھوکی سو جاتی ہے مگر اولاد کو بھوکا سونے نہیں دیتی، الغرض ماں اپنی اولاد کے سکھ کی خاطر سب کچھ برداشت کرلیتی ہے مگر افسوس کہ بدلے میں اسے دکھ اور تکلیفیں ہی ملتی ہیں، ماں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور اسے ہر دور میں تختۂ مشق بنایا جاتا رہا، خصوصاً بڑھاپے میں اس کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا جاتا رہا ہے اس کے تصور (Imagination) سے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں (الامان والحفیظ) لہٰذا اسلام

www.dawateislami.net

نے اس دکھ درد کی ماری ماں کے دکھوں کا مداوا کرنے کے لئے سب سے پہلے آوازِ حق بلند کی اور دنیا کو بتایا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے کہ جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضاماں کی رضامندی میں پوشیدہ ہے، انسان چاہے کتنے ہی بڑے مقام و منصب پر پہنچ جائے مگر ماں کی اطاعت و فرمانبرداری سے بَرِیُٔ الذِّمَّہ نہیں ہو سکتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب ماں کی شان و عظمت میں ایک حدیثِ پاک سنتے ہیں چنانچہ

حسنِ اخلاق کا زیادہ حقدار کون؟

ایک شخص رحمتِ عالم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے دوبارہ عرض کی: اس کے بعد کون؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ تیسری بار عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مرتبہ بھی یہی ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ اس نے پھر عرض کی: اس کے بعد کون؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرا باپ،

۔(بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، حدیث: ۵۹۷۱، ۹۳/۴)

زخمی انگلی

حضرتِ سَیِّدُنا بایَزِید بِسطامی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کرلے آیا، مگر ماں کو نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ لئے اس انتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی بہہ کر میری انگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی انگلی

www.dawateislami.net

(Finger) جوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جدا ہوئی، اس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا، ماں نے دیکھ کر فرمایا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا عرض کیا، انہوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس سے راضی ہوں تُو بھی اس سے راضی رہ۔ (سمندری گنبد، ص ۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ماں باپ کی **اِطاعت و فرمانبرداری** اوران سے **محبت** کو اُجاگر کرتے ہوئے، کتنے پیارے انداز میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کررہے ہیں کہ:

مُطیع اپنے ماں باپ کا کر میں ان کا ہر اِک حکم لاؤں بجا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص101)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رسالہ "سمندری گنبد" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں ماں کی شان و عظمت اور مقام و مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہے کہ کوئی لاکھ کوشش کرلے مگر پھر بھی اس عظیم ہستی کا حق ادا کر نہیں سکتا، یقیناً یہ اسلام کے احسانات میں سے نہایت عظیمُ الشّان احسان اور ماؤں کے لئے باعثِ فخر ہے۔

قربان جایئے! شیخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر کہ جنہوں نے مسلمانوں کے سینوں میں ماں کی اہمیت (Importance) اُجاگر کرنے کے لئے ایک بہت ہی پیارا رسالہ بنام **"سمندری گنبد"** تحریر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس رسالے میں آپ نے ماں باپ خصوصاً ماؤں کے حقوق، ان کی اہمیت، ان کی فرمانبرداری ونافرمانی کرنے والوں کے واقعات اوران سے متعلق آیات اور احادیثِ

www.dawateislami.net

طیبہ کو جمع فرمایا ہے، آج ہی اس رسالے کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کیجئے، خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرمائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اسلام میں بہن کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح اسلام نے ماؤں کے حقوق متعین فرمائے ہیں، اسی طرح اسلام نے سگی بہن کے حقوق بھی اُجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رِضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے، کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دُکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا، مثلاً اسلام سے پہلے سگی بہنوں سے نکاح کی معاشرتی بُرائی عام تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمیشہ کے لیے یوں حرام فرما دیا: (ترجمۂ کنز الایمان:) حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں۔ (پارہ ۴، النساء: ۲۳) عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھائیوں کو بہنوں کی عزّتوں کا رکھوالا بناتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا 3 بہنیں یا 2 بیٹیاں یا 2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیا اور ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا رہا تو اسے جنت ملے گی۔ (ترمذی، ۳/۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳) بلکہ دوسری جگہ تو چاروں انگلیاں جوڑ کر یہ دلنشین خوشخبری سنائی کہ ایسا شخص جنت میں یوں میرے ساتھ ہو گا۔ (مسند احمد، مسند۔۔۔۔، ۴/۳۱۳، حدیث: ۱۲۵۹۴)

رحمتِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عمل سے اپنی رضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت شیما رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ساتھ یوں حُسنِ سُلوک فرمایا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی رضاعی بہن کے لیے قیام فرمایا۔ (سبل الھدی والرشاد، ۳۳۳/۵) اپنی مبارک چادر بچھائی پھر ارشاد فرمایا: مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا، سفارش کرو! تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ (دلائل النبوۃ، ۵/ ۲۰۰) اس مثالی کرم نوازی کے دوران آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو عزت و تکریم کے ساتھ ہمارے پاس رہو، جب وہ واپس جانے لگیں تو حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 3 غلام اور ایک لونڈی، ایک یا دو (2) اُونٹ بھی عطا فرمائے۔ جب مقامِ جعرانہ میں دوبارہ اس رضاعی بہن سے ملاقات ہوئی تو بھیڑ بکریاں بھی عطا فرمائیں۔ (سبل الھدی والرشاد، ۳۳۳/۵ ملتقطاً)

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: اپنی لونڈی اپنی بہن کو دے کر صِلۂ رِحمی کرو اس میں تمہارے لیے بھلائی ہے۔ (مؤطا امام مالک، ۴۴۹/۲، حدیث: ۱۸۵۵)

حضرت سیّدنا جابر بن عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی 9 یا 7 بہنوں کی محض نگہداشت، ان کی کنگھی چوٹی اور اچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، ص ۵۹۳، ۵۹۴، حدیث: ۳۶۳۸، ۳۶۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفیق و مہربان تھے کہ جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ازواجِ مطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی

www.dawateislami.net

دلجوئی فرمایا کرتے تھے، اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہوجاتے،ان کی دلجوئی فرماتے اوران پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیونکہ آج ہم میں سے کئی اسلامی بھائی، بہنوں والے ہیں مگر کیا ہم اپنی بہنوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہماری بہنیں بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟، کیا ہم نے انہیں وراثت سے محروم تو نہیں کردیا؟کیا ہم اپنی بہنوں کو جھاڑتے،مارتے یا گالیاں تو نہیں دیتے؟، کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی تقریبات میں بُلاتے ہیں یا نہیں؟، کیا ہم ان کے حقوق کو پامال(Destroy) تو نہیں کرتے۔؟ بہرحال ہمیں چاہئے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنی بہنوں کے معاملے میں شفیق ومہربان بھائی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں بہنوں کے حقوق کی بجاآوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔

مجلس مدنی انعامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں دیگر رشتے داروں کے ساتھ ساتھ بہنوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کا مدنی ذہن دیتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تبلیغِ دین کے 100 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، انہی

www.dawateislami.net

شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے۔اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب (Persuasion) دلانا ہے، اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اسلامی بہنوں کیلئے 63 مدنی انعامات ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُوبلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض وسنن کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دستور بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نیت کرتے ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گے بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بیوی کا مقام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام سے پہلے مال کے لیے جانوروں اور دوسرے ساز و سامان کی طرح بیویوں کو بھی رہن (گِروی) رکھ دیا جاتا۔(بخاری، کتاب الرھن، باب رھن السلاح، ۱۴۸/۲، رقم: ۲۵۱۰،ماخوذا)

ایسے میں رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صورت میں اسلام کا نور بکھیرتا ہوا ایسا سُورج طلوع ہوا جس نے عورت کو نہ صرف ظلم و ستم سے چھٹکارا دیا بلکہ مردوں پر اس کے حقوق مقرر

www.dawateislami.net

فرمائے۔ یہ اسلام ہی تو ہے، جس نے نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کا محافظ قرار دیا۔ یہ اسلام ہی تو ہے جس نے بیویوں کو شوہروں کی جانب سے ملنے والے حق مہر اور بیوہ ہو جانے کی صورت میں شوہر کی وراثت میں سے حقوق عطا فرمائے۔ اسلام نے نہ صرف اس سوچ(Thought) کی حوصلہ شکنی کی کہ **"بیوی شوہر کے پاؤں کی جوتی ہے"** بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کو شوہروں کے آرام اور سکون کا ذریعہ ارشاد فرمایا۔(پارہ ۲۱،روم: ۲۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیویوں کے متعلق شوہروں کو حکم فرمایا: **وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ** ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔(پارہ ۴،النساء: ۱۹)

اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والے کو سب سے بہترین قرار دیا۔ چنانچہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں تم سب سے اپنے اہل کے لئے بہتر ہوں۔(ترمذی، ۵/۴۷۵،حدیث: ۳۹۲۱)

حضرت سَیِّدُنا حکیم بن معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: شوہر پر بیوی کا کیا حق ہے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب وہ کھائے تو اُسے بھی کھلائے، جب لباس پہنے تو اُسے بھی پہنائے، اُس کے چہرے پر نہ مارے، نہ اُسے بدصورت کہے اور (اگر سمجھانے کے لیے) اس سے علیحدگی اختیار کرنی ہی پڑے تو گھر میں ہی (علیحدگی) کرے۔(ابن ماجہ، ۲/۴۰۹،رقم ۱۸۵۰)

زمانۂ جاہلیت میں ایسا بھی ہوتا تھا کہ شوہر اپنی بیویوں سے مال طلب کرتے، اگر وہ دینے سے انکار کرتیں تو کئی کئی سال ان کے **"پاس نہ جانے"** کی قسم کھالیتے۔ اسلام نے اس ظلم کو مٹایا اور ایسی قسم کھانے والوں کے لیے سالوں کی مدّت کو ختم فرما کر صرف چار(4) مہینے کی مدت مُعَیَّن فرما دی۔

www.dawateislami.net

الغرض اسلام نے ہی حقیقی معنیٰ میں بیویوں کو معاشرے میں ایک منفرد مقام و مرتبہ عطا فرمایا، ان کے حقوق مقرر فرمائے اور شوہروں کو ان کیساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا، بالفرض اگر کسی کی بیوی بدمزاج ہو، بدکلامی کرجاتی ہو یا کھانا وغیرہ پکاتے وقت کسی چیز میں کمی بیشی کردیتی ہو تو شوہر کو چاہئے کہ وہ آپے سے باہر ہونے، گالیاں بکنے، اسے گھر سے نکالنے، میکے بھیجنے یا طلاق دینے کی دھمکیاں دینے کے بجائے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہمیشہ درگزر سے کام لے اور ایک اچھے شوہر کی طرح اپنی بیوی کے احسانات کو یاد رکھے کہ یہی وہ چیز ہے کہ جس کی اسلام ہمیں تعلیم ارشاد فرماتا ہے چنانچہ

بیویوں سے مُتَعَلِّق اسلامی تعلیمات

تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں ہے کہ ایک شخص امیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ جب وہ آپ کے دروازے پر پہنچا تو ان کی زوجہ اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ناراضی کے عالم میں گفتگو کرتے سنا۔ وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس لوٹ گیا کہ میں تو اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے ان کے پاس آیا تھا (مگر) یہی معاملہ تو خود ان کے ساتھ بھی ہے (لہٰذا یہ کیونکر میرا مسئلہ حل کر پائیں گے ؟)۔ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اسے بلوایا اور آنے کا مقصد دریافت فرمایا۔ اس نے عرض کی: میں تو آپ کی بارگاہ میں اپنی بیوی کی شکایت کرنے کے ارادے سے آیا تھا، جب میں نے (آپ کے بارے میں) آپ کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گفتگو سنی تو (مایوس ہو کر) واپس لوٹ گیا۔

امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے ارشاد فرمایا: میری بیوی کے مجھ پر چند حقوق (Rights) ہیں (یعنی مجھے اس سے چند فوائد حاصل ہوتے ہیں) جن کی بنا پر میں اس سے

www.dawateislami.net

درگزر کرتا ہوں: (1)وہ میرے لئے جہنم سے آڑ ہے،اس کی وجہ سے میرا دل حرام سے بچا رہتا ہے (یعنی میں اس کے ذریعے خواہشِ نفس کی تسکین کرلیتا ہوں اور یوں حرام کام سے بچ جاتا ہوں)۔(2)جب میں اپنے گھر سے نکل جاتا ہوں تو وہ میری خزانچی اور میرے مال کی نگہبان بن جاتی ہے۔(3)میری دھوبن ہے، میرے کپڑے دھوتی ہے۔(4) میرے بچے کی پرورش کرتی ہے اور(5)میرے لئے روٹیاں اور کھانا پکاتی ہے۔یہ سُن کر وہ شخص بولا کہ بے شک مجھے بھی اپنی بیوی سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو آپ کو حاصل ہیں، مگر میں نے اس کیساتھ کبھی درگزر سے کام نہ لیا، لہٰذا اب میں بھی درگزر سے کام لوں گا۔

(تنبیہ الغافلین، باب حق المرأۃ علی الزوج، ص ۲۸۰)

بنا دو صبر و رضا کا پیکر، بنوں خوش اخلاق ایسا سرور
رہے سدا نرم ہی طبیعت، نبیّ رحمت شفیع امّت

(وسائل بخشش مرمم، ص208)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کی طرف سے عورتوں پر کئے جانے والے احسانات اور انہیں معاشرے میں دیئے جانے والے مقام کی چند جھلکیاں آپ نے سُنیں۔

- اسلام سے قبل عورتوں کے ساتھ جانوروں جیسا سُلوک کیا جاتا تھا۔
- اسلام نے عورتوں پر ڈھائے جانے والے مَظالم کا باب ہمیشہ کے لئے بند فرما کر انہیں معاشرے کا باعزّت فرد بنایا۔
- اسلام ہی عورتوں کے حقوق کی حفاظت(Safety)کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔

www.dawateislami.net

☚ اسلام سے قبل بیٹیوں کے وجود کو منحوس سمجھا جاتا اور انہیں زندہ دفنا دیا جاتا تھا۔

☚ اسلام نے ہی بیٹیوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو ختم کرکے انہیں جینے کا پورا حق دیا۔

☚ اسلام نے ہی ماں کے حقوق کو اُجاگر فرمایا اور بتادیا کہ ماں وہ محترم ہستی ہے جس کے حقوق کی ادائیگی کے بغیر چارہ نہیں۔

☚ اسلام نے ہی بہنوں کے حقوق بیان فرمائے اور بھائیوں کو ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیا۔

☚ اسلام نے ہی نکاح کے ذریعے عورت سے قائم ہونے والے رشتے کو مرد کے آدھے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ قرار دیا۔

☚ اسلام نے ہی بیویوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والوں کو سب سے بہتر قرار دیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

گھر میں آنے جانے کی سنتیں اور آداب

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

(1)جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے:"بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ،میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کیا۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔(ابوداود، ج۴ص۴۲۰حدیث۵۰۹۵)اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہو گی اور اللہُ الصَّمَد عَزَّوَجَلَّ کی مدد شاملِ حال رہے گی۔(2) اپنے گھر میں آتے جاتے محارِم و مَحرمات(مَثَلًا ماں، باپ ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سلام کیجئے(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لئے بغیر مَثَلًا بِسْمِ اللہ کہے بغیر جو گھر میں داخل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے(4) اگر ایسے مکان(خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْن (یعنی ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام)فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔(رَدُّالْمُحتار، ج۹ص۶۸۲) یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ(یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔(شرح الشّفاء للقاری، ۱۱۸/۲)(5) جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کیا میں اندر آسکتا ہوں ؟(6) اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بَخُوشی لوٹ جایئے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت صاحبِ خانہ نے اِجازت نہ دی ہو(7) جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کُھلتے ہی گھر کے اندر نظر نہ پڑے(8) کسی کے گھر جائیں تو وہاں کے انتِظامات پر بے جا تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے(9) واپَسی پر اَہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی اَدا کیجئے اور سلام بھی اور ہو سکے تو کوئی سُنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

www.dawateislami.net

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مدنی پھول**" اور "**101 مدنی پھول**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سُنَّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار　　مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الثانیة والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

قدر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net